بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مشائخ علماء کرام مسائل ھذا کے بارے میں۔

1۔ ہماری جامع مسجد کی صورت کچھ اس طرح ہے۔
ایک ہی چاردیواری میں وسیع وعریض مسجد۔ مسجد کے مشرق میں دارالاقامۃ اس کے پیچھے راستہ۔ اس کے پیچھے مدرسۃ البنات اور مسجد کے شمال میں مسجد کیساتھ متصل ایک راستہ ہے اس کے ساتھ مطعم ہے اور مسجد کا مشرقی حصہ جوکہ سائبان کے نام سے معروف ہے اس سائبان کے شمال میں صحن اور اس صحن کیساتھ مکتب ہے (درجہ حفظ کی درسگاہ)۔ مطعم اور مکتب کی اوپر والی منزل پر مدرسہ (درجہ کتب کی درسگاہ) ہے۔

نقشے میں ملاحظہ فرمائیں
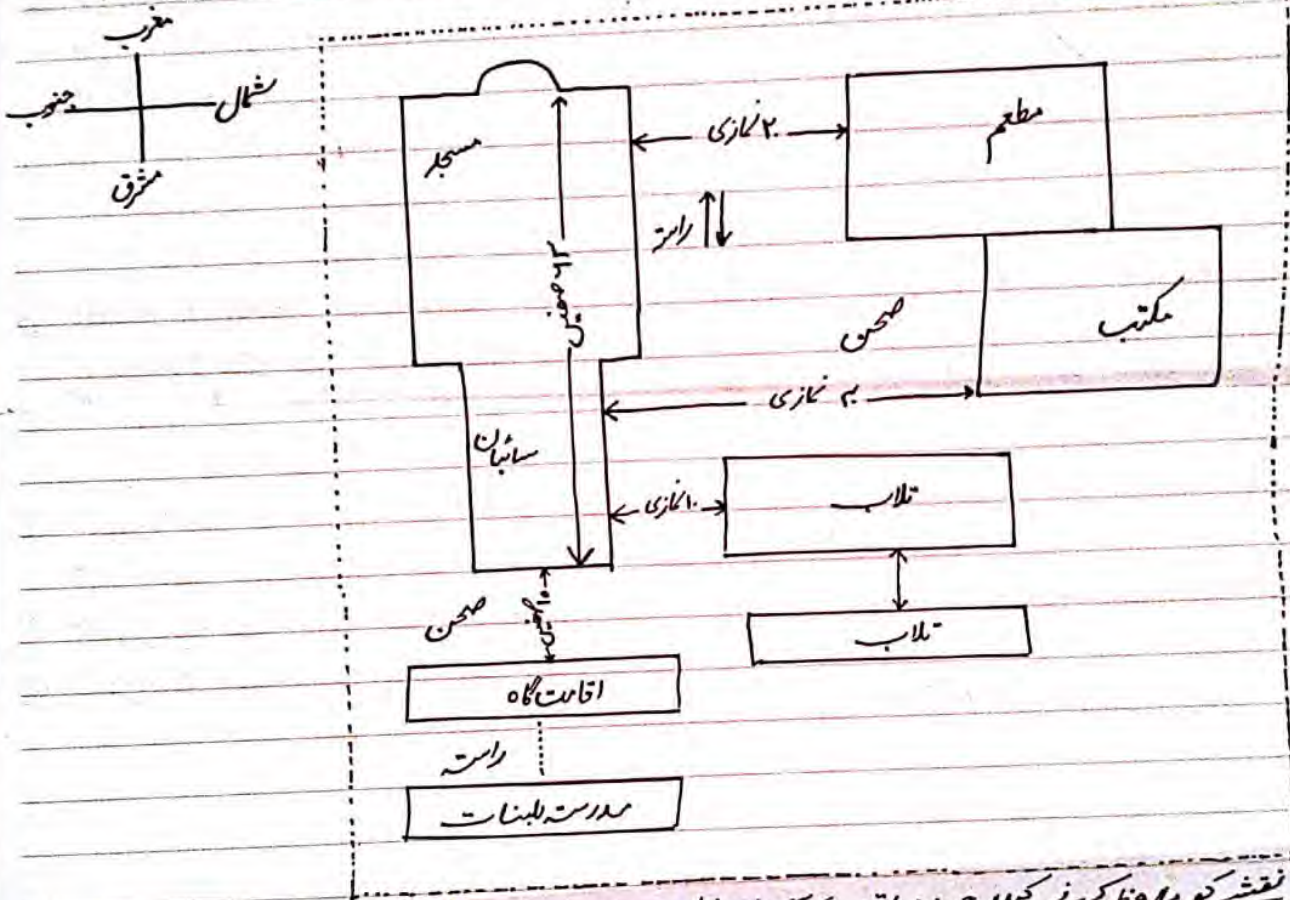
نقشے کو ملاحظہ کرنے کیلئے چند باتیں بھی سمجھ لی جائیں۔

① مسجد میں کل صفیں ۲۳ بنتی ہیں۔
② مسجد کیساتھ متصل شمالی راستہ طلباء اور نمازیوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی یہ راستہ صرف مسجد سے متعلقہ افراد کیلئے مستعمل ہے ہر ایرے غیرے کیلئے نہیں۔
③ نقشہ میں واضح کی گئی کسی بھی عمارت میں کھڑے ہونے نمازی پر امام کی حالت مشتبہ نہیں ہوتی۔ عام ہے مکبرین کے ذریعے ہو یا لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے۔
④ راستہ اتنا وسیع ہے کہ تقریباً ۳ بیل گاڑیاں گذر سکتی ہیں۔
⑤ راستے، صحن اور تالاب کے درمیان جوتے استعمال نہیں ہوتے۔ صرف اقامت گاہ اور مدرسۃ البنات کے درمیان والے راستے میں جوتے استعمال ہوتے ہیں۔
⑥ کبھی تو نمازیوں کی تعداد اتنی کثیر ہو جاتی ہے کہ مسجد، راستوں، صحن، مطعم، تالابوں کے درمیان، تالابوں کی چھت پر بھی بمشکل پورے آتے ہیں۔

Date

مندرجہ بالا وضاحت کیبعد مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

ا مسجد میں نماز باجماعت ادا کرتے ہوئے اگر اتصال نہ ہو بایں طور کہ ۲ عدد صفیں محراب کے پاس۔ ۲ عدد صفیں درمیان میں اور ۲ عدد صفیں سائبان کے آخر میں بنیں تو کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ امام کی حالت مشتبہ نہیں ہے۔

ب اگر نمازی مطعم میں ہوں یا مطعم کی چھت پر۔ اور وہ مسجد کی جماعت کیساتھ نماز کا ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن درمیانی راستے میں نمازی کوئی نہیں۔ اسی طرح مکتب یا مکتب کی چھت اور طالبوں کے درمیان یا طالبوں کی چھت اور اقامت گاہ یا اقامت گاہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے درانحالیکہ راستے یا صحن میں اتصال نہیں۔

ج زید کہتا ہے کہ یہ سب اردگرد کی عمارتیں فناء مسجد میں شامل ہیں اور فناء مسجد میں نماز پڑھنا بغیر اتصال کے درست ہے۔ اور رہ گیا راستہ! تو وہ شاہراہ عام نہیں۔ کہ اسمیں صرف مسجد سے متعلقہ افراد ہی بغیر جوتوں کے گذرتے ہیں۔ اور اسمیں گاڑیوں وغیرہ کا گذر بھی نہیں ہے اس لیے یہ راستہ صحت جماعت سے مانع نہیں ہے۔ زید اپنے قول میں صادق ہے یا کاذب؟

د فناء مسجد سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی حد کتنی ہے نقشے میں واضح کی گئی عمارتوں میں سے کون کونسی عمارت فناء مسجد میں داخل ہیں۔ واضح رہے چار دیواری ایک ہے اور عمارات مسجد سے متعلق ہیں۔

ھ شاہراہ عام سے کیا مراد ہے؟ کیا اسمیں گاڑیوں کی بلا روک ٹوک آمدورفت ضروری ہے۔

و طالبات اگر جماعت مسجد کیساتھ نماز باجماعت ادا کرنا چاہیں تو کیا حکم ہے۔ واضح رہے اقامت گاہ اور مدرسۃ البنات کے درمیانی راستے میں صفیں نہیں بنتی۔

ز اگر مجبوری ہو مثلاً تیز بارش۔ سخت دھوپ۔ وغیرہ تو بغیر اتصال راستوں، صحن، مطعم، مکتب وغیرہ میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ح شریعت مطہرۃ میں اس مجبوری کا کیا معیار ہے جس کیوجہ سے اپنے مسلک کے خلاف فتویٰ دینا جائز ہے۔ کیا کثیر مجمع تنگ عمارت، سخت دھوپ یا تیز بارش مجبوری بنیں گی۔

ط عمرو کہتا ہے کہ جب ائمہ ثلاثہ کے ہاں بغیر اتصال نماز جائز ہے تو احناف کے ہاں بھی ہو ہی جائیگی۔

ی نمازی کے آگے گذرنے کی حد کیا ہے۔

براہ کرم ہر جزو کا بالتفصیل ضرور جواب دیں۔

فقط والسلام

ابوالقاسم محمد راشد سیالکوٹی
۱۲ ذیقعدہ ۱۴۲۷ ہجری
مدرسہ عربیہ رائے ونڈ۔

(جواب منسلک ہے)

الجواب حامداو مصليا

(الف)...... مسجد کے اندر اگر اتصال صفوف نہ بھی ہو تو بھی نماز ہو جاتی ہے، اگر چہ درمیان میں فصل چھوڑ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور سائبان چونکہ فناء مسجد میں داخل ہے، اور فناء مسجد میں بھی بلا اتصال اقتداء درست ہو جاتی ہے، اسلئے اس صورت میں نماز کراہت کے ساتھ ہو گئی ہے۔

(ب)...... اس صورت میں مطعم اور مکتب پر کھڑے لوگوں کی اقتداء درست نہیں، اسیطرح تالابوں کے درمیان اوران کی چھت پر کھڑے ہونے والے، اور اقامت گاہ یا اس کی چھت پر کھڑے ہونے والے نمازیوں کی اقتداء درست نہیں کیونکہ ان کے اور مسجد کے درمیان راستہ حائل ہے جس میں اتصال صفوف نہیں ہے۔

(د)...... فناء مسجد سے مراد وہ جگہ ہے جو مسجد سے متصل ہو اور اس کے اور مسجد کے درمیان راستہ نہ ہو۔ اور اس کی کوئی تحدید فقہاء کرام نے ذکر نہیں کی، لہذا اس کا مدار عرف پر ہے، عرف میں مسجد سے متصل قریب قریب جو جگہ ہوگی وہ فناء کہلائیگی۔

مسجد کا سائبان فناء مسجد میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ جتنی عمارات ہیں وہ فناء مسجد سے خارج ہیں کیونکہ ان عمارات اور مسجد کے درمیان راستہ ہے۔ اور راستے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ عام گزرگاہ ہو، بلکہ ہر وہ کھلی جگہ جہاں سے لوگ گزرتے ہوں اور وہ مسجد سے خارج ہو، وہ راستہ ہے۔

(ھ)...... شارع عام سے مراد مسجد سے خارج ایسا راستہ جہاں سے ایک بیل گاڑی گزر سکے۔ بالفعل گزرنا شرط نہیں بلکہ امکان کافی ہے۔

(و)...... بلا اتصال صفوف اقامت گاہ میں امام کی اقتداء میں نماز نہیں ہوسکتی۔

(ز)...... نماز درست نہیں ہوگی۔ اور عذر کی وجہ سے بلا اتصال صفوف مسجد کی فناء سے باہر نماز درست نہیں۔

(ح)...... سخت گرمی اور تیز بارش تو ترک جماعت کے اعذار میں داخل ہے۔ اگر ان اعذار کی بناء پر مسجد نہ جاسکیں تو اپنی جگہ ہی جماعت کی جاسکتی ہے لیکن اس کی وجہ سے بلا اتصال صفوف مسجد کے امام کی اقتداء درست نہیں۔ کثیر مجمع کا عذر ہونا سمجھ میں نہیں آیا۔

(ط)...... صورت مسئولہ میں مذھب غیر پر عمل جائز نہیں کیونکہ مذھب غیر پر عمل یا فتوی اس وقت جائز ہوتا ہے جب مجبوری شدید ہو اور اپنے مذھب میں حل نہ نکل سکتا ہو، یہاں دونوں باتیں مفقود ہیں۔

(ی)...... اگر نمازی خشوع وخضوع کے ساتھ سنت طریقے کے مطابق نماز پڑھ رہا ہو تو جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے وہاں تک گزرنا جائز نہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق سنت طریقے کے مطابق نماز پڑھنے سے نگاہ دوصفوں تک جاتی ہے۔ لہذا مسجد کبیر میں دوصفوں کو چھوڑ کر اس سے آگے گزرنے کی گنجائش ہے، مسجد صغیر میں آگے سے گزرنا مطلقا جائز نہیں۔

فی الشامية : وذكر فی البحر عن المجتبی ان فناء المسجد له حكم المسجد ،ثم قال : وبه علم ان الاقتداء من صحن الخانقاه الشيخونية بالامام فی المحراب صحيح وان لم تتصل الصفوف ، لان الصحن

فـنـاء الـمسجد و كذا اقتداء من بالخلاوى السفلية صحيح لان ابوابها فى فناء المسجد الخ و ياتى تمام عبارته
.وفى الخزائن فناء المسجد هو ماتصل به وليس بينه و بينه طريق اهـ.
قلت : يظهر من هذا ان مدرسة الكلاسة والكاملية من فناء المسجد الاموى فى دمشق لان بابهما فى حائطه
و كذا المشاهد الثلاثة التى فيه بالاولى و كذا ساحة باب البريد والحوانيت التى فيها .(ج۱ ص ٥٨٥)

فـى البـحـر: كـذا اقتداء من بالخلاوى السفلية صحيح لان ابوابها فى فناء المسجد ولم يشتبه حال الامام واما اقتداء من بالخلاوى العلوية بامام المسجد فغير صحيح حتى الخلوتين اللتين فوق الايوان الصغير وان كان مسجدا لان ابوابها خارجة عن فناء المسجد سواء اشتبه حال الامام او لا كالمقتدى من سطح داره المتصلة بالمسجد فانه لايصح مطلقا وعلله فى المحيط باختلاف المكان .(ج۱ ص ٣٦٣)

فـى مـنـحة الخالق: (قوله واما اقتداء من بالخلاوى العلوية) قال فى الشرنبلالية تفريع على غير الصحيح والـصحيح صحة اقتداء لما ذكرناه ولما قاله فى البرهان لو كان بينهما حائط كبير لايمكن الوصول منه الـى الام ولـكـن لايشتبـه حـالـه عـليه بسماع او رؤية لانتقالاته لايمنع صحة الاقتداء فى الصحيح وهو اختيـار شـمـس الائـمة الـحـلوانى اهـ وعلى الصحيح يصح الاقتداء بامام المسجد الحرام فى المحال المتصلة به وان كانت ابوابها من خارج المسجد .

فى الخلاصة: قوم يصلون فى الصحراء خارج المسجد وفى الصحراء وسط الصفوف فرجة لم يقم فيها احـد مقدار فارقين او حوض ان كانت الصفوف متصلة حوالى ذلك الموضع يجوز صلاة من كان وراء ذلك الموضع وهذا اذا كان الحوض كبيرا بحيث لو وقعت فى جانب نجاسة لايتنجس الجانب الآخر اما اذا كان صغيرا لايمنع الاقتداء (ج۱ ص ١٥٢) والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۱-۷-۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفرالله له
۱۴۲۸/۷/۲ھ